

ڈوبتا سورج اللہ کی نشانی ہے

شام ہو چکی ہے، سورج ڈوبنے ہی والا ہے، پرندے اپنے گھونسلوں کا رخ کر رہے ہیں، چوپائے اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ رہے ہیں، مزدور اپنے گھروں کو واپس ہو رہے ہیں، سب کو یقین ہے کہ عن قریب سورج ڈوب جائے گا، پھر دن کے اجالے رات کی تاریکیوں میں تبدیل ہو جائیں گے، ہر طرف ظلمتوں کا بسیرا ہوگا، اور تلاش بسیار کے باوجود کہیں بھی دن کا سراغ نہ مل سکے گا۔

روزانہ شام کو ہم اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں کہ اللہ کا حکم پاکر سورج اپنی کرنوں کو سمیٹ لیتا ہے، نور کے کارواں لوٹ جاتے ہیں، پوری شان و شوکت کے ساتھ اپنی عظمتوں کا لوہا منوانے والا دن زوال پذیر ہو جاتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے مصروف ترین زندگی کے سر سے دن کا سایہ اٹھ جاتا ہے، پھر رات کی تاریکیاں اپنا جال بچھا دیتی ہیں، اندھیرے اپنے پیچھے گاڑ دیتے ہیں، ظلمتوں کے سفیر اپنا قلمدان سنبھال لیتے ہیں، اور دنیا، چمکتے دکتے دن کے خوب صورت آغوش سے نکل کر تاریک رات کی گود میں چلی جاتی ہے، رب العالمین کا ارشاد ہے:

وَايَةٌ لَهُمُ الْيَوْمُ الَّذِي نَسَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاذَاهُمْ مُمْطَرُونَ۔ [سورہ یس: ۳۷]

یعنی ان کے لیے ہماری نشانی رات ہے، ہم دن کو رات سے نکال لیتے ہیں، تو وہ ظلمتوں کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعبیر دیکھیں، رات کی آمد کو سلخ نہا کہا ہے، سلخ کے معنی کھال نکالنے کے ہیں، کھال نکالنے میں لوگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں، نا تجربہ کار قصاب کھال نکالتا ہے تو کبھی کھال کے ساتھ بوٹی نکل آتی ہے، اور کبھی بوٹی میں کھال رہ جاتی ہے، لیکن ماہر قصاب کھال نکالتا ہے تو کھال میں بوٹی یا بوٹی میں کھال نہیں رہتی، بلکہ وہ کھال کو ایسے نکال باہر کرتا ہے جیسے جسم سے قمیص اتار دی جاتی ہے۔ قرآن کریم بھی اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے، اور اللہ عزوجل کی کمال قدرت کو واضح کر رہا ہے کہ جب وہ سورج کو برآمد کرتا ہے تو کہیں بھی تاریکی باقی نہیں رہتی، اور جب سورج کو غروب کرتا ہے تو کہیں بھی اجالا نظر نہیں آتا۔

اس آیت سے سمجھ میں آتا ہے کہ دنیا اصل میں تاریک ہے، روزانہ سورج طلوع ہوتا ہے، اور پوری کائنات میں اپنی روشنی بکھیر دیتا ہے، تو ہر طرف روشنی پھیل جاتی ہے، شام کو یہی سورج ڈوبتا ہے تو اپنے ساتھ نوری کرنوں کو لے کر ڈوب جاتا ہے، اور اپنے پیچھے ساری کائنات کو تیرگی کے عالم میں چھوڑ جاتا ہے، اس کی واضح تمثیل سیاہ فام کے جسم پر پڑی سفید قمیص ہے، جب کوئی سیاہ فام قمیص پہنتا ہے تو سفید نظر آتا ہے، جب

اتارتا ہے تو حسب سابق سیاہ معلوم ہوتا ہے، بالکل اسی طرح جہان تاریک میں سورج نکلتا ہے تو ہر ذرہ پیکر نور میں ڈھل جاتا ہے، اور جب وہی سورج ڈوبتا ہے تو حسب سابق تاریکی پھیل جاتی ہے۔ فَتَبْرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَلْقِينَ۔

طلوع و غروب میں پوشیدہ قدرت کی عظیم ترین نشانیوں کو سمجھنے کے لیے کچھ اپنے اوپر غور کرنا ہوگا، کتنی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم بڑے احتیاط کے ساتھ چادر اوڑھتے ہیں، پھر بھی کسی جانب سے جسم کا کوئی گوشہ نظر آجاتا ہے، ہم پوری قوت کے ساتھ بہتے دریا میں چھلانگ لگادیتے ہیں، پھر بھی جسم کے کچھ گوشے تر ہونے سے رہ جاتے ہیں، کبھی منہ میں پانی لے کر ہر چہرہ جانب حرکت دیتے ہیں اور کلی کرتے ہیں، پھر بھی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ منہ کا ہر گوشہ تر ہو چکا ہے، بہت ممکن ہے کہ چھوٹی زبان خشک رہ گئی ہو، یا مسوڑھوں کی جڑیں تر نہ ہوئی ہوں، ہم اپنی اس بے بسی کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کسی معمولی کام میں چند لمحوں کے لیے پوری شے کا احاطہ مشکل ہوتا ہے، لیکن اللہ قادر مطلق ہے، اس کے لیے سورج کو طلوع و غروب کے مراحل سے گزارنا اور مقررہ اوقات میں دنیا تاریک اور روشن کرنا انتہائی آسان ہے، یقیناً مستحق عبادت وہی ہے جو تاریک رات کے بطن سے تابندہ سورج نکالتا ہے، اور وہ تابناک دن کے درمیان سے سورج کو روپوش کر دیتا ہے، اور یہ سب کچھ اتنے محکم طریقے پر کرتا ہے کہ نہ دن میں رات کی تاریکی نظر آتی ہے، نہ رات میں دن کے اثرات باقی رہتے ہیں۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبْرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔